JQSS: (Journal Of Quranic and Social Studies)
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 4, Issue: 1, Jan-June 2024. P: 26-33
Open Access: http://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/104
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.11090162

Article History: Received 05-12-2023 Accept 11-03-2024 Published 30-03-2024

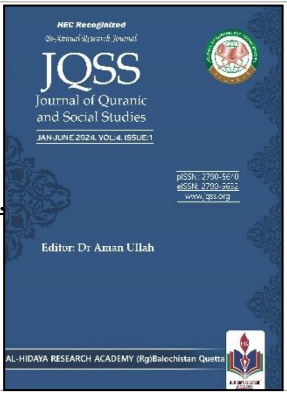

Copyright: © The Aothors *Licensing:* this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

بیویوں کے مابین قسم: لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام کی روشنی میں

Division Between Wives: In The Light of The Lisan ul Al-Hokaam Fi Ma'rifat Al-Ahkam

1. **Muhammad Rashid**
rashiddehwar8@gmail.com
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Karachi, Karachi

2. **Dr. Shabir Ahmed**
shabir37@gmail.com
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BUITEMS Takato Quetta

How to Cite : Muhammad Rashid and Dr. Shabir Ahmed . (2024). Division Between Wives: In The Light of The Lisan ul Al-Hokaam Fi Ma'rifat Al-Ahkam (JQSS) Journal of Quranic and Social Studies, 4(1), 26-33.

Abstract and indexing

Publisher
HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

بیویوں کے مابین قسم: لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام کی روشنی میں

Division Between Wives: In The Light of The Lisan ul Al-Hokaam Fi Ma'rifat Al-Ahkam

Journal of Quranic and Social Studies
26-33
© The Author (s) 2024
Volume:4, Issue:1, 2024
DOI:10.5281/zenodo.11090162
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Muhammad Rashid
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
University of Karachi, Karachi

Dr. Shabir Ahmed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
BUITEMS Takato Quetta

Abstract

Islam stands as a harmonious faith, thoughtfully attuned to the intricacies of human psychology. It is not uncommon for scholars and observers from the East to raise concerns regarding the frequency of marriages in Islam, suggesting that it may inadvertently perpetuate gender oppression by permitting polygamy. Nevertheless, a closer examination reveals that this is not an avenue for oppression but rather a safeguard for modesty, with the very essence of marriage rooted in the preservation of virtue. The profound wisdom behind this allowance lies in the understanding that human desires can ebb and flow with changing circumstances, including variations in climate. In cases where these desires become overwhelming and there is no provision for a subsequent marriage, the question arises: why uphold the sanctity of modesty? Thus, Islam, emerging as a force to quell discord, vice, and societal turmoil, has extended the privilege of entering into up to four marriages simultaneously. It is crucial to underline that this permission comes with stringent conditions, articulated in the realm of Islamic jurisprudence as 'Qasam'.

Keywords: Polygamy, Faith, Marriages, Preservation, Islamic Jurisprudence

Corresponding Author Email:

rashiddehwar8@gmail.com

shabir37@gmail.com

تمہید

دین اسلام میں نکاح ایک مرغوب و مستحسن عمل ہے جس کی جابجانہ صرف ترغیب آئی ہے، بلکہ نکاح کو انبیاء کی سنت متوارثہ قرار دیا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً.(1)

ترجمہ: ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کو بیویاں اور اولاد عطاء کیں۔

حدیث میں ہے:

«النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي---(2)

نکاح کرنا میری سنت ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

«مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ--- (3)

ترجمہ: (اے نوجوانوں!) تم میں سے جس کو نکاح کرنے کی استطاعت ہو، اس کو چاہیے کہ نکاح کرلے۔

"افزائش نسل کے ساتھ ساتھ "(4) نکاح کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد "عفت وعصمت کا تحفظ" ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

«مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ،(5)

ترجمہ: (اے نوجوانوں!) تم میں سے جس کو نکاح کرنے کی استطاعت ہو، اس کو چاہیے کہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نگاہ کو پست رکھنے اور عفت وپاکدامنی کو باقی رکھنے کا باعث ہے۔

چونکہ مختلف شہروں میں آب وہوا کی بنیاد پر انسانوں میں شہوت کا مادہ کم وزیادہ ہوتا ہے، اس لیے شریعت مطہرہ نے مرد کے لیے بیک وقت چار شادیوں تک کی اجازت دی ہے، لیکن یہ اجازت عدل وانصاف کے ساتھ مشروط ہے جسے شریعت کی اصطلاح میں "قسم" کہا جاتا ہے۔

نکاح چونکہ دائمی بندھن کا نام ہے، جسے قرآن نے میثاق غلیظ(6) کہا ہے، اس لیے اسلام نے ضروری قرار دیا ہے کہ میاں درج ذیل اوصاف میں بیوی کا ہم پلہ ہو تاکہ بعد میں یہ مضبوط رشتہ تار تار نہ ہو:

1. نسب۔
2. اسلام
3. حریت وآزادی۔
4. مال ودولت: لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ شوہر نان ونفقہ ادا کرنے کی بقدر مال کا مالک ہو۔
5. دینداری
6. صنعت وحرفت (پیشہ)۔(7)

قسم کا لغوی مفہوم:

قسم کا لغوی معنی تقسیم کرنے کے ہیں، جبکہ اصطلاحِ فقہاء میں شوہر کے اپنی بیویوں کے مابین مساوات کے ساتھ شب باشی "قسم " کہلاتا ہے۔(8)

عدل(مساوات) کن امور:

عدل ان تمام امور میں لازمی ہے جسے اسلام ایک بیوی کا حق قرار دیتا ہے یعنی: نان ونفقہ، سکنیٰ ورہائش، لباس اور بیتوتت (رات گزارنا)۔
فقہ حنفی کی ایک جامع کتاب "لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام" ہے۔ یہ کتاب جامع ہونے کے ساتھ ساتھ "بقد کہتر بقیمت بہتر" کی عملی مصداق ہے۔ مشہور محقق ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ لسان الحکام کی اہمیت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"ان کتابوں کے علاوہ ادب القاضی کے موضوع پر حنفی نقطہ نظر سے لکھی جانے والی دو اور کتابیں بھی قابل ذکر ہیں جو اپنی جامعیت اور حسن ترتیب کی وجہ سے ہر دور میں مقبول ومتداول رہی ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں ان ساری بحثوں کا بہت عمدہ، فاضلانہ اور منطقی اسلوب پر مرتب خلاصہ مل جاتا ہے۔ جو ان کتابوں کی تالیف سے قبل فقہائے حنفیہ اس موضوع متعلقہ مباحث کرتے رہے ہیں۔........ دوسری کتاب علامہ طرابلسیؒ ہی کے قریبی زمانہ اور قریبی وطن کے ایک فقیہ لسان الدین ابوالولید احمد بن محمد ابن الشحنۃ (متوفیٰ 882ھ) کی کتاب لسان الحکام ہے۔ یہ بزرگ اپنے زمانہ کے نمایاں حنفی فقہاء میں سے تھے اور کافی عرصہ اپنی جائے پیدائش اور وطن حلب کے قاضی بھی رہے۔ انہوں نے اپنی کتاب لسان الحکام لکھنے کا ارداہ اس وقت کیا جب ان کو قاضی مقرر کیا گیا۔ اس کتاب کے لیے انہوں نے بہت جامع نقشہ ترتیب دیا تھا اور تمام ضروری موضوعات کو تیس ابواب میں مرتب کرنے کا پروگرام بنایا تھا، لیکن غالباً عہدہ قضاء کی مصروفیات اتنی زیادہ تھیں کہ نہ تو اپنے اصل نقشہ کے مطابق زیادہ تفصیل سے لکھ سکے اور نہ پورے تیس ابواب مکمل کر سکے......"۔(9)

ذیل میں اسی کی روشنی میں بیویوں کے حقِ قَسم (رات گزارنے کے حق) کے احکام ومسائل کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ آپؒ ہدایہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:(10)

بیویوں کے مابین قَسم کا حکم:

ہدایہ میں ہے جس شخص کے دو آزادی بیویاں ہوں، تو اس کو چاہیے کہ ان میں برابری کرے چاہے دونوں باکرہ ہوں یا ثیبہ، چاہے ایک باکرہ ہو اور دوسری ثیبہ۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

من كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ وَمَال إِلَى أحدهمَا فِي الْقسم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَشقه مائل أَي مفلوج(11)

ترجمہ: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ شب باشی میں صرف ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہو گا کہ اس کا ایک پہلو مفلوج ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ آپ ﷺ اپنی ازواج میں برابری کرتے تھے اور فرماتے تھے:

وَكَانَ يَقُول اللَّهُمَّ هَذَا قسمي فِيمَا أملك فَلَا تؤاخذني فِيمَا لَا أملك يَعْنِي زِيَادَة الْمحبَّة(12)

ترجمہ: اے اللہ! یہ میری تقسیم (برابری) ہے، جو میرے اختیار میں ہے، میرا مؤاخذہ نہ فرما! اس پر جس کا میں اختیار نہیں رکھتا ہوں یعنی محبت کی زیادتی۔

باکرہ اور ثیبہ، مسلمان اور اہل کتاب بیوی کی باری میں کوئی فرق نہیں:

اوپر کی روایت کردہ حدیث میں نئی (دوسری، تیسری، چوتھی) اور پرانی (پہلی)، مسلمان اور اہل کتاب بیوی میں کوئی فرق نہیں ہے ،لہذا اس حدیث کے اطلاق کی وجہ سے یہ سب (پہلی، دوسری بیوی وغیرہ) قَسم (برابری) میں برابر ہیں، اور (شب باشی میں قسم (مساوات) اس لیے بھی ضروری ہے کہ برابری نکاح کے حقوق میں سے ہے اور حقوق نکاح میں بیویوں کے مابین کوئی فرق نہیں ہے (13)۔

باری مقرر کرنے کا طریقہ:

باری مقرر کرنے کا اختیار شوہر کے پاس ہے کیونکہ واجب تو برابری کرنا ہے، نہ کہ اس کا طریقہ کار۔ واجب برابری شب باشی (بیوی کے پاس رات گزارنا) ہے، نہ مجامعت و ہمبستری کیونکہ اس کا دار مدار (جسمانی) نشاط پر ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ (قسم کا طریقہ یہ ہے کہ) شوہر نئی باکرہ بیوی کے پاس سات رات گزارے اور ثیبہ قدیمہ کے پاس تین راتیں ،پھر استیناف (از سرے نو) کرے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

من تروج بكرا على امْرَأَة عِنْده يقيم مَعهَا سَبْعَة ايام وَإِن تروج ثَيِّبًا يقيم عِنْدهَا ثَلَاثَة أَيَّام(14)

ترجمہ: اگر کوئی شخص اپنے عقد میں ثیبہ کے ہوتے ہوئے کسی باکرہ سے شادی کرے تو باکرہ کے پاس سات دن ٹھہرے، اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

امام شافعیؒ کی دلیل کا جواب:

ہمارے نزدیک امام شافعیؒ کی روایت کردہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شوہر نئی شادی کے وقت نئی بیوی کے پاس سات دن گزارے، لیکن پھر پہلی بیوی کے پاس بھی اتنا ہی دن گزارے تاکہ ان میں برابری ہو جائے۔ اس طرح دونوں احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

آزاد بیوی اور باندی بیوی کی باری میں فرق:

اگر بیویوں میں سے ایک آزاد اور دوسری باندی ہو تو آزاد کو دو ثلث اور باندی کو ایک ثلث ملے گا۔ رہا خور دو نوش، رہائش اور لباس کا معاملہ تو ان میں برابری لازمی ہے کیونکہ ان کا تعلق حاجات اصلیہ میں سے ہے، لہذا ان میں آزاد، باندی، مکاتبہ، مدبرہ اور ام ولد برابر ہیں۔

مملوکہ باندی کے لیے باری:

مملوکہ باندی، اگرچہ زیادہ ہی ہوں، کے لیے قسم (برابری) ضروری نہیں ہے۔ قنیہ (15) میں ہے کہ جس شخص کی ایک بیوی اور ایک باندی ہو تو اس کو چاہئے کہ ہفتہ کے سات دنوں میں سے پانچ دن بیوی کے پاس گزارئے اور دو دن باندی کے پاس گزارے۔

حالتِ سفر میں قسم کا حکم:

حالتِ سفر میں برابری ضروری نہیں ہے، لہذا شوہر سفر میں بیویوں میں سے جسے چاہے، اپنے ساتھ لے جائے، لیکن ان کے طیب خاطر کیوجہ سے قرعہ اندازی کرنا مستحب ہے۔

اپنی باری کو ہبہ کرنا اور اس سے رجوع کا حکم:

اپنی نوبت کو اپنی سوکن کے لیے چھوڑ دینا اور پھر اس سے رجوع کرنا درست ہے۔ (16)

اپنی باری کو فروخت کرنا:

سابقہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ قسم (بیویوں کے مابین رات گزارنے میں مساوات کرنا) حقوق زوجیت میں سے ہے۔ آیا اس کو اپنی سوکن پر فروخت کرنا اور اس کا عوض لینا جائز ہے؟ سو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ حقوق کی دو قسمیں ہیں: حقوق مجردہ، حقوقِ غیر مجردہ۔ علی الخفیف حقوق مجردہ کی تعریف یوں کرتے ہیں:

" الحق المجرد ماكان غير متقرر فى محله ۔ (17)

ترجمہ: حقِ مجردوہ ہے جو اپنے محل میں قرار نہ پکڑے۔ یعنی حقوق مجردہ وہ ہیں جو محل کے ساتھ اپنا وجود رکھتے ہیں، لیکن محل کے بغیر خارج میں ان کا وجود نظر نہیں آتا ہے"۔

حقوقِ غیر مجردہ وہ ہیں جن کا اپنا وجود ہوتا ہے، اپنے وجود کے لیے محل کے محتاج نہیں ہیں۔ پھر حقوق مجردہ کی دو قسمیں ہیں: حقوق شرعیہ، حقوق عرفیہ۔

حقوق شرعیہ:

وہ ہیں جو شارع کی طرف سے ثابت ہیں اور ان کے ثبوت میں قیاس کو کوئی دخل نہیں ہے۔ پھر حقوق شرعیہ کی مزید دو قسمیں ہیں: ضروریہ، اصلیہ۔

حقوق ضروریہ:

وہ ہیں جو کسی انسان کے لیے اس لیے مشروع کیے گئے ہیں تاکہ وہ ضرر سے بچ سکے، جیسے: حقِ شفعہ، بیوی کا حق قسم، ماں کا حقِ حضانت۔

حقوق اصلیہ:

وہ ہیں جو اصالتاً ثابت ہوتے ہیں اور ان کی وجہ مشروعیت دفعِ ضرر نہیں ہے، جیسے: حق قصاص، حق وراثت، بیوی سے استمتاع کا حق۔

حقوق مجردہ عرفیہ:

وہ ہیں جو عرف وتعامل کی وجہ سے حق مانے جاتے ہیں اور شریعت بھی ان کا اعتبار کرتی ہے۔

مفتی محمد تقی عثمانی کے مطابق حقوق مجردہ عرفیہ کی تین قسمیں ہیں:

1۔ ارتفاق: ان سے مراد کسی چیز سے نفع اٹھانے کا حق ہے، جیسے: حق مرور (کسی کی زمین سے گزرنے کا حق۔ وغیرہ 2۔ حقوقِ عقد: وہ حقوق ہیں جو کسی عقد کی وجہ سے کسی کے لیے ثابت ہوتے ہیں، جیسے: حق وظائف 3 حقوقِ سبق واختصاص: وہ حقوق جو کسی انسان کو مباح چیز کی طرف سبقت کرنے سے حاصل ہوں، جیسے: حقِ تحجیر (کسی غیر مملوکہ زمین کو آباد کرنے کے لیے اس پر پتھر رکھنا)۔ (18)

حقوقِ غیر مجردہ پر مالی معاوضہ لینا بالاتفاق جائز ہے، جیسے: بدلِ قصاص، بدلِ خلع۔ (19)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حقِ قسم کا تعلق حقوقِ مجردہ کی ذیلی قسم حقوق ضروریہ سے ہے۔ حق قسم (بیوی میں باری کا حق) کا عوض لینا امام مالکؒ کے یہاں جائز ہے، جبکہ ائمہ ثلاثہ، احناف، شوافع، حنابلہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ امام مالک کی دلیل یہ ہے کہ قَسم (نوبت) بیوی کی مِلک ہے اور ملک کو عوض کے بدلے چھوڑنا جائز ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل یہ ہے کہ یہ تکلیف اور ضرر دور کرنے کے لیے ہے، جبکہ یہ فروخت کریں گے تو معلوم ہو گا کہ اس سے ان کو ضرر وتکلیف لاحق نہیں ہے، لہذا اس کا عوض لینا جائز نہیں۔ (20)

حقِ قسم کو اجارہ پر دینا:

کیا حقِ قسم کو اپنی سوکنوں کو بطور اجارہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ سو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اجارہ ایک طرح سے بیع ہے (21) لہذا جن حقوق مجردہ کی بیع جائز ہے، ان کا اجارہ بھی جائز ہو گا، اور جن کی بیع جائز، ان کا اجارہ بھی جائز اور قسم کی بیع چونکہ جائز نہیں، لہذا اس کا اجارہ بھی جائز نہ ہو گا

خلاصۃ البحث

غرضیکہ اسلام میں تعددِ ازدواج کی اجازت ہے، لیکن یہ اجازت قَسم یعنی بیویوں کے مابین عدل "نان ونفقہ، رہائش، لباس اور بیتوتت (رات گزارنا)" کے ساتھ مشروط ہے۔

حوالہ جات

1. الرعد،13:38.
2. ابن ماجه، محمد بن يزيد قزويني. سنن. دار إحياء الكتاب العربي. سن. كتاب النكاح، 1، 592، حديث رقم 1846.
3. البخاري، محمد بن إسماعيل. صحيح. دار طوق النجاة مصر، 1424هـ- كتاب الصوم، الفصل: الصوم لمن يخاف على نفسه، حديث رقم: 1905. 3:26.
4. السجستاني، أبو داود سليمان بن أشعث. السنن. المكتبة العصرية بيروت. كتاب الزواج، الفصل في تحريم الزنا، حديث رقم: 2050. 2:220.
5. صحيح البخاري. كتاب الصوم، الفصل: الصوم لمن يخاف على نفسه، حديث رقم: 1905. 3:26.
6. النساء، 4:21.
7. ابن عابدين، محمد أمين بن عمر. رد المحتار على الدر المختار. دار الفكر- بيروت، الطبعة الثانية، 1412ه-- 1992م. كتاب الزواج، الفصل في القضاء، 3:84-88.
8. جرجاني، سيد شريف علي بن محمد. كتاب التعريفات. بيروت: دار الكتاب العلمية، 1983، 175.
9. غازي، محمود أحمد، الدكتور. أدب القاضي. إسلام آباد: المعهد الإسلامي للبحوث، 1993، 38، 39.
10. ابن السحنية، أبو الوليد، أحمد. لسان الحكم في معرفة الأحكام. القاهرة: البابي الحلبي، 1973، الفصل 31 في العشرة، النكاح، الرضاع، 322، 323.
11. سليمان بن اشعث، سنن أبو داود. كتاب الزواج، الفصل في الحجب بين النساء، حديث رقم: 2133. 2:242.
12. سليمان بن اشعث سنن أبو داود. كتاب الزواج، الفصل في الحجب بين النساء، حديث رقم: 2134. 2:242.
13. البخاري، طاهر بن عبد الرشيد. خلاصة الفتاوى. لاهور: امجد اكيڈمی. خلاصة الفتاوى، كتاب الزواج، الفصل الخامس عشر، الجزء الثاني، 2:50.
14. صحيح البخاري. كتاب الزواج، الفصل: إذا تزوجت العذراء بالمتزوج، حديث رقم: 5213. 7:34.
15. جونپوری، عبد الأول، الشيخ، مفتي المفيد. مفتي المفيد. کوئٹہ: مکتبہ عثمانیہ کاسی روڈ، نادر- مفيد المفيد، 54.
16. المرغيناني، أبو الحسن برهان الدين علي بن أبي بكر. الهداية في شرح بداية المبتدئ. دار أحياء التراث العربي- بيروت. الهداية في شرح البداية، كتاب النكاح، الفصل الأول، 215-216، ملخص الفتاوى، كتاب النكاح، الفصل الخامس عشر، 2:50.
17. الخفيف، علي. أحكام المعاملات الشرعية. القاهرة: دار الفكر، 2008، 28.
18. عثمانی، مفتي محمد تقي. بحوث في الفقه المعاصر. دمشق: دار القلم، الطبعة: 2003، 70-85.
19. رحمانی، خالد سيف الله. قاموس الفقه. كراتشي: زمزم پبلشرز، الطبعة: 2017، 3:378.
20. قضایافقیہ معاصرہ، 81.
21. الموصلي، مجيد الدين فيض الدين عبد الله بن محمود. الأختيار لتلال المختار. بيروت: المكتبة العلمية، الطبعة: 1937، كتاب الآجرة، 2:52.

References in Roman

1. *Al-Ra'd, 13:38.*
2. *Ibn Majah, Muhammad bin Yazid Qazwini. Sunan. Dar Ihya Al-Kitab Al-Arabiyyah. Sun. Kitabu Al-Nikkaah, 1, 592, Hadith No. 1846.*
3. *Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih. Dar Tuq al-Najat Misr, 1424 AH. Kitab al-Sawm, chapter: Al-Sawm for those who are afraid of their souls, Hadith number: 1905. 3:26*
4. *Sijistani, Abu Dawud Suleiman bin Ash'ath. Al-Sunan. Al-Muktab Al-Asriya Beirut. The Book of Marriage, Chapter on the Prohibition of Adultery, Hadith No. 2050.2:220*

5. *Sahih Al-Bukhari. The Book of Fasting, Chapter: Fasting for one who fears celibacy for himself., Hadith No. 1905, 3:26*
6. *An-Nisa', 4:21.*
7. *Ibn Abidin, Muhammad Amin bin Omar. Radd al-Muhtaar ala al-Durr al-Mukhtar. Dar Al-Fikr - Beirut, Second Edition, 1412 AH - 1992 AD - The Book of Marriage, Chapter on Compensation, 3:84-88.*
8. *Jurjani, Seyyed Sharif Ali bin Muhammad. Kitab al-Tarifat. Beirut: Dar al-Kitab Ulamiyyah, 1983, 175*
9. *Ghazi, Mahmood Ahmad, Dr. Adab al-Qazi. Islamabad: Islamic Research Institute, 1993,38, 39*
10. *Ibn Al-Sahniyyah, Abu al-Walid, Ahmad. Lisan al-Hakam fi Ma'rifat al-Ahkam. Al-Qaira: Al-Babi al-Halabi, 1973,322, 323*
11. *Sunan Abu Dawud. The Book of Marriage, Chapter on Partitions between Women. Hadith No. 2133, 2:242*
12. *Sunan Abu Dawud. Book of Marriage, Chapter on Partitions between Women. Hadith No. 2134. 2:242*
13. *Bukhari, Tahir bin Abdul Rashid. Khalasia al-Fatawa. Lahore: Amjad Akademi. Khalasa al-Fatawa, Book of Marriage, Chapter Fifteen, 2: 50*
14. *Sahih Al-Bukhari. Book of Marriage, Chapter: If a virgin marries a married man Hadith No. 5213,7:34*
15. *Jaunpuri, Abdul Awal, Sheikh, Mufti Al Mufid. Mufti Al Mufid. Quetta: Maktaba Usmania Kasi Road, Nadard - Mufid Al Mufid, 54.*
16. *Al-Marghinani, Abu al-Hassan Burhan al-Din Ali bin Abi Bakr. Al-Hidaya fi Sharh Bedaya al-Mubatdi. Dar Ahyaya al-Trath al-Arabi - Beirut. Al-Hidaaya fi Sharh al-Badayiyyah, Kitab al-Nikah, Chapter 1, p. 215-216. Summary of al-Fatawa, Kitab al-Nikah, Chapter 15, 2: 50*
17. *Al-Khafif, Ali. Akhmat al-Muamailat al-Sharia. Cairo: Dar al-Fikr, 2008,28*
18. *Usmani, Mufti Muhammad Taqi. Researches in Contemporary Jurisprudence. Damascus: Dar al-Qalam, 2003, 70-85*
19. *Rahmani, Khalid Saifullah. Qamoos al-Fiqh. Karachi: Zamzam Publishers, 2017, 3:378*
20. *Qazaya Faqih Maasara, 81.*
21. *Mosuli, Majid al-Din Fazl al-Din Abd Allah bin Mahmud. Al-Akhtiyar for Talalil al-Mukhtar. Beirut: Al-Muktaba Al-Alamiya, 1937, Kitab Al-Ajarat, 2:52*